Muhammad Afsah Hassan   Batch 051, RWP online

سوال: زکوٰۃ کے مصارف اور سماجی اثرات بتاتے ہوئے وضاحت کریں کہ اسکی تقسیم سے غربت کا خاتمہ کیسے ہوگا۔

جواب

ا۔ تعارف

زکوٰۃ کو اسلامی معاشی نظام میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ یہ مالی عبادت ہے جس میں ضرورت سے زائد دولت کو معاشرے کے محروم طبقے کی فلاح و بہبود کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی سے دولت کا ارتکاز کم ہوتا ہے۔ دولت کے گردش میں آنے سے غریب لوگوں کی قوت خرید میں اضافہ ہوتا ہے جو کہ اشیاء کی مانگ میں اضافہ کا باعث بنتی ہے۔ اس سے سرمایہ کاری میں اضافہ ہوتا ہے اور مزید نوکریاں پیدا ہوتی ہیں۔ جس سے عوام غربت سے باہر آجاتے ہیں اور ملکی خوشحالی کا پہیہ چل پڑتا ہے۔

ب۔ زکوٰۃ کے مصارف

زکوٰۃ کے مصارف سے مراد وہ مخصوص طبقے ہیں جن میں موجود لوگوں پر زکوٰۃ کی رقم خرچ کی جاسکتی ہے۔ ان کی تعداد آٹھ ہے اور قرآن مجید کی سورت توبہ میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ یہ آٹھ مصارف درج ذیل ہیں

ا۔ فقراء

یہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے زکوٰۃ کے علاوہ اور

کوئی چارہ نہیں۔ جیسا کہ بیمار لوگ جن کے پاس
اپنے علاج کے لیے رقم نہیں ہوتی

ii - مساکین

یہ ایسے لوگ ہیں جو کہ رزق نہیں
کما سکتے مگر عزت نفس کی وجہ سے سوال بھی نہیں
کرتے جیسا کہ معذور افراد

iii - عاملین

عاملین سے مراد زکوٰۃ کے محکمہ میں
کام کرنے والے لوگ ہیں۔ ان کی تنخواہیں بھی زکوٰۃ
کی رقم سے ادا کی جا سکتی ہیں

iv - مولفۃ قلوب

ایسے لوگ جنہوں نے حال ہی میں
اسلام قبول کیا ہو ان کی دل جوئی کے لیے بھی انہیں
زکوٰۃ کی رقم ادا کی جا سکتی ہے

v - قیدیوں کی رہائی کے لیے

زکوٰۃ کی رقم کو قیدیوں کی رہائی
کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

vi - غارمین

زکوٰۃ کی رقم کو کسی ضامن یا مقروض

کی رقم ادا کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے

viii - فی سبیل اللہ

اللہ کی راہ میں دین کی خوشنودی کے لیے سر انجام دیے جانے والے کاموں کے لیے بھی زکوۃ کی رقم ادا کی جا سکتی ہے. جیسا کہ جہاد یا پھر دین کی اشاعت کے سلسلے میں

viii - ابن سبیل

اگر کوئی مسافر راستے میں محتاج ہو جائے تو اس کی امداد بھی زکوۃ کی رقم سے کی جا سکتی ہے

پ زکوۃ کے سماجی اثرات اور غربت کا خاتمہ

ا - دولت کے ارتکاز میں کمی

زکوۃ کی ادائیگی سے پیسہ امیر طبقے سے غریب طبقے کی طرف جاتا ہے جس سے دولت کے ارتکاز میں کمی واقع ہوتی ہے. حضورؐ کا ارشاد ہے

"اللہ نے ان پر زکوۃ فرض کی ہے تاکہ ان کے امیروں سے لے کر ان کے غریبوں کو دی جا سکے"

ب۔ دولت کی گردش میں اضافہ

زکوٰۃ کی ادائیگی سے معاشرے میں دولت کی گردش میں اضافہ ہوتا ہے جس سے غربت میں کمی واقع ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے

"تاکہ مال تمہارے امراء میں ہی نہ گردش کرتا رہے"

پ۔ عوام کی قوت خرید میں اضافہ

زکوٰۃ کی ادائیگی سے عام عوام کی قوتِ خرید میں اضافہ ہوتا ہے۔ جس سے وہ اپنی بنیادی ضروریات پوری کرتے ہیں اور غربت میں کمی آتی ہے۔

ج۔ سرمایہ کاری میں اضافہ اور صنعتوں کا قیام

عوام کی قوت خرید میں اضافہ کی وجہ سے چیزوں کی مانگ میں اضافہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے مزید سرمایہ گردش میں آتا ہے اور صنعتیں قائم ہوتی ہیں۔ حضورؐ کا ارشاد ہے

"صنعتوں کے ذریعے رزق کا حصول انسان پر فرض کفایہ ہے"

چ۔ نوکریوں میں اضافہ

صنعتوں کے قیام سے

نوکریوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ جس سے معاشرے کے بےروزگار لوگ غربت سے روزی کما سکتے ہیں اور غربت میں کمی واقع ہوتی ہے۔

ح۔ طبقاتی تقسیم میں کمی

زکوۃ کی ادائیگی سے اور اسکے نتیجے میں پیدا ہونے والے ذرائع معاش کی وجہ سے متوسط طبقہ میں اضافہ ہوتا ہے اور امیر و غریب کا فرق کم ہوتا ہے۔

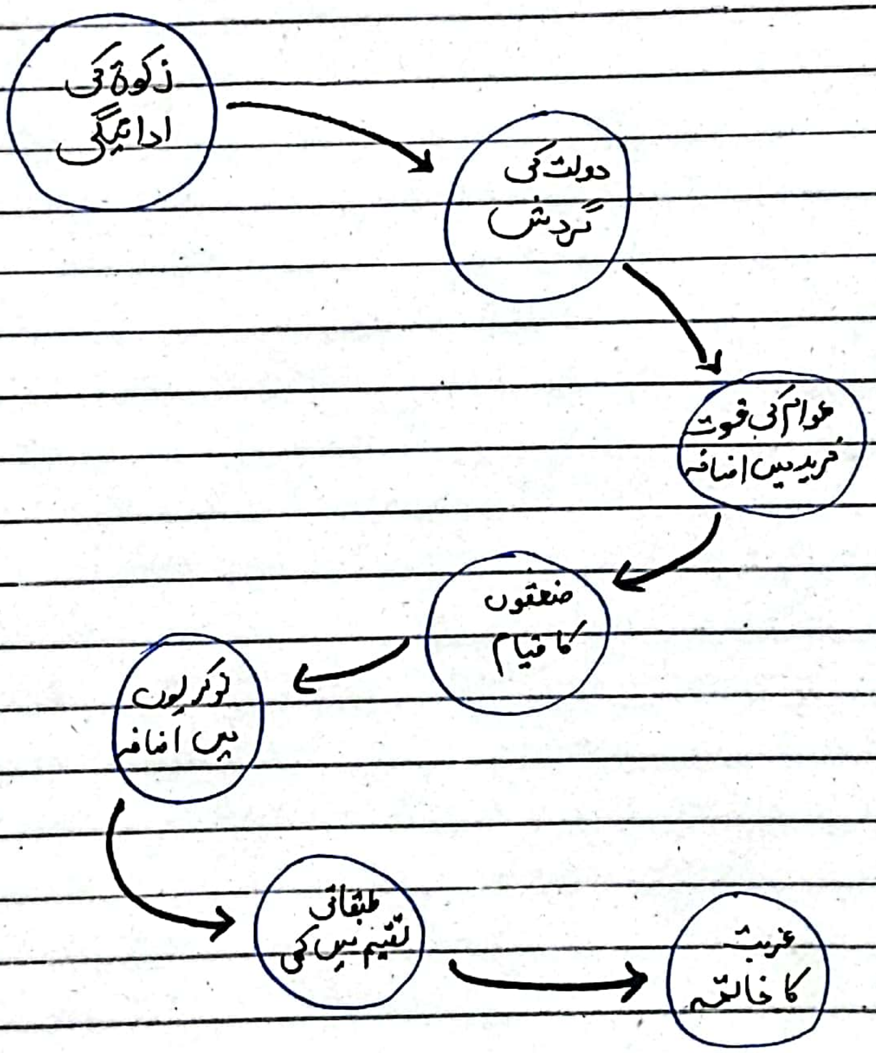

ج۔ حرفِ حاصل

زکوٰۃ دینِ اسلام کا ایک بنیادی جزو ہے۔ یہ معاشرے کے ایسے طبقے کو دیا جاتا ہے جس کے پاس روزی کمانے یا اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کوئی اور جائز طریقہ باقی نہیں بچتا۔ زکوٰۃ کی رقم سے یہ محروم طبقہ اپنی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے ذریعہ معاش کو مستقل کرنے کی طرف توجہ دے سکتا ہے اور غربت کی دلدل سے باہر آ سکتا ہے۔

سوال 2: اسلامی معیشت کے رہنما اصول بیان کریں۔ کیا یہ اصول عصر حاضر کے معاشی مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔ وضاحت کریں۔

جواب تعارف

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات فراہم کرتا ہے جس میں انسان کی معاشی زندگی سے متعلق بھی تفصیل سے احکامات موجود ہیں۔ جو کہ نہ صرف انسان کی معاش، فلاح و بہبود کے لئے ضروری ہیں بلکہ عصر حاضر کے معاشی مسائل کا بھی بخوبی تدارک کرتے ہیں

اسلامی معیشت کے رہنما اصول

ا۔ ہر چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہے

دنیا میں جو کچھ بھی موجود ہے سب اللہ تعالیٰ کے نظام قدرت کا حصہ ہے اور وہی ہر چیز کا خالق و مالک ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے

"جو کچھ آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ کا ہے"

ب۔ انسان کو ذاتی ملکیت کا حق

انسان کو ذاتی ملکیت کا حق دیا گیا ہے کہ وہ زمین پر موجود اللہ کی تمام نعمتوں کو امانت کے طور پر استعمال کر سکتا ہے

"اور دنیا میں جو کچھ تمہارا حصہ ہے اسے بھول نہ جاؤ"

ب۔ محنت کی تلقین

اسلام میں انسان کو محنت کرکے اپنا رزق تلاش کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے

"تو تم زمین پر پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو"

ج۔ جوئے کی مخالفت

اسلام ایسے ذرائع سے حاصل کیے ہوئے مال کو حرام سمجھتا ہے جس میں محنت شامل نہ ہو بلکہ قسمت کا عمل دخل زیادہ ہو۔ ارشاد ہوا ہے

"شراب، جوا، فال کے تیر اور بت سب حرام ہیں۔"

د۔ سود کی مخالفت

جوئے کی طرح سود میں بھی محنت کا عنصر شامل نہیں ہوتا لہٰذا یہ بھی حرام ہے

"اے ایمان والو دوگنا چوگنا سود نہ لو"

ح۔ حلال روزی کمانے کی تلقین

اسلام نے انسان کو حرام سے بچنے

اور صرف حلال طریقے سے حاصل ہونے والی کمانے کا حکم دیا ہے

"اے لوگو! ان چیزوں میں سے کھاؤ پیو جو حلال اور پاکیزہ ہیں"

خ۔ رشوت کی روک تھام

اسلام نے رشوت لینے اور دینے والے دونوں کے لیے شدید الفاظ میں سزا کا ذکر کیا ہے

"رشوت لینے اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں"

د۔ خیانت نہ کرنے کا حکم

اسلام نے ہر طرح کے لین دین میں امانت کا حکم دیا ہے اور خیانت کی ان الفاظ میں مذمت کی ہے۔

"خیانت کرنے والے کو خیانت کی ہوئی چیز روز محشر حاضر کرنی ہوگی"

ذ۔ چوری کی ممانعت

اسلام میں چوری سے متعلق سخت حکم سنایا گیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے

"چوری کرنے والے کے ہاتھ کاٹ دینے چاہیے"

ص۔ زکوٰۃ کا نظام

اسلام میں دولت کے ارتکاز کی نفی کے لیے ضرورت سے زائد مال پر زکوٰۃ فرض کی گئی ہے۔ حدیث شریف ہے

"اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے کہ ان کے امیروں سے لے کر غریبوں کو دی جائے"

ض۔ دیگر صدقات

اسلام میں زکوٰۃ کے علاوہ دیگر صدقات جیسے فطرانہ وغیرہ کی بھی تلقین کی گئی ہے۔ تاکہ دولت امیر طبقے سے محروم طبقے کی طرف جا سکے

عصرِ حاضر کے معاشی مسائل کا حل

1۔ دولت کے ارتکاز میں کمی

عصرِ حاضر کا ایک بڑا مسئلہ دولت کا ارتکاز ہے۔ اسلام زکوٰۃ اور صدقات کے ذریعے اس مسئلہ کے حل کی طرف قدم بڑھاتا ہے

2۔ غربت کا خاتمہ

دورِ حاضر کا ایک بڑا مسئلہ غربت ہے۔ اسلام نہ صرف محنت کی تلقین کرتا ہے بلکہ زکوٰۃ اور صدقات کے ذریعے معاشی ترقی کا موقع بھی فراہم کرتا ہے

3- دولت کی گردش / سرمایہ کاری میں اضافہ

زکوٰۃ اور صدقات سے لوگوں کی قوت خرید میں اضافہ ہوتا ہے جس سے اشیاء کی مانگ میں اضافہ ہوتا ہے. اس مانگ کو پورا کرنے کے لیے سرمایہ کار سرمائے کو خرچ کرتے ہیں اور فیکٹریاں لگاتے ہیں.

4- بے روزگاری میں کمی

فیکٹریوں کے لگنے سے روزگار پیدا ہوتا ہے اور بے روزگاری میں کمی واقع ہوتی ہے.

5- سرمایہ دار طبقہ پر حد

مغرب کے معاشی نظام کی بڑی خرابی یہ ہے کہ سرمایہ دار حضرات پر کسی قسم کی کوئی حد نہیں ہوتی جس کی وجہ سے وہ مزدور طبقے کا استحصال کرتے ہیں. اسلام میں استحصال کی بجائے باہمی تعاون کی تلقین کی گئی ہے.

"ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور باہمی تعاون سے تجارت کے ذریعے نفع کماؤ"

6- مزدوروں کے حقوق پر خصوصی توجہ

دورِ حاضر کا ایک بڑا مسئلہ مزدوروں

کا استحصال ہے. اسلام میں مزدوروں کے حقوق کا خاص خیال رکھا گیا ہے. حضورؐ کا ارشاد ہے:

"مزدور کو اس کی کمائی اسکا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دو"

7- ذخیرہ اندوزی کی مخالفت

اسلام میں ناجائز نفع کی خاطر مال کی ذخیرہ اندوزی کی سخت الفاظ میں مذمت کی گئی ہے. حضورؐ نے ذخیرہ اندوزوں پر لعنت کی ہے.

8- طبقاتی تقسیم کا خاتمہ

اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل کرنے سے معاشرے میں طبقاتی تقسیم میں کمی آتی ہے جو کہ عصر حاضر کا ایک بڑا معاشی مسئلہ بنتا جا رہا ہے

9- صارفیت کی نفی

مغربی معاشرے کی ایک بڑی قباحت صارفیت کا فروغ ہے. اس کی وجہ سے عام عوام کو نفع بٹورنے کی خاطر ایسی اشیاء لینے کی لالچ دلائی جاتی ہے جو کہ ان کو ضرورت نہیں ہوتیں. اسلام نے ضرورت سے زائد دولت کو صدقہ کرنے کی حوصلہ افزائی کی ہے اور صارفیت کی نفی کی ہے.

CamScanner

حرفِ آخر

اسلام کا معاشی نظام انسانی فلاح و بہبود کو فروغ دیتے ہیں۔ یہ نہ صرف معاشرے کے ہر فرد کو معاشی طور پر ترقی کرنے کا مناسب موقع فراہم کرتے ہیں بلکہ عصرِ حاضر کے تمام مسائل کا حل اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں۔

CamScanner

سوال 3: حج کی قرآن اور حدیث کی روشنی میں اہمیت بیان کریں اور حج کے روحانی، اخلاقی اور سماجی فوائد بیان کریں۔

جواب:

تعارف

حج اسلام کی فرض عبادات میں سے ایک فرض عبادت ہے جو کہ ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک مرتبہ کرنا فرض ہے۔ حج کی فرضیت و اہمیت کا ذکر قرآن و حدیث میں متعدد جگہ پر کیا گیا ہے۔ حج کے ادا کرنے سے نہ صرف حجاج کرام کو روحانی اور اخلاقی فوائد حاصل ہوتے ہیں بلکہ اسلامی معاشرہ بحیثیت کل اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ حج کی اہمیت اور اس کے فوائد کا ذکر تفصیل کے ساتھ مندرجہ ذیل سطور میں کیا گیا ہے۔

حج کی قرآن مجید کی روشنی میں اہمیت

قرآن مجید کی روشنی میں حج کی فرضیت و اہمیت کا اندازہ مندرجہ آیات سے لگایا جا سکتا ہے۔

1۔ ہر صاحب استطاعت شخص پر فرض

"انسانوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ جو بھی صاحب استطاعت ہو وہ بیت اللہ کا حج کرے"

اس آیت میں حج کی فرضیت کے ساتھ ساتھ ایسے لوگوں کے لیے بھی آسانی پیدا کی گئی ہے جو کہ حج کا سفر کرنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں

2- زمانہ قدیم سے جاری سلسلہ حج

"سب سے پہلا گھر جو اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کے لیے مقرر کیا وہ مکہ میں ہے۔ یہ برکت والا گھر ہے اور تمام جہاں کے لیے ہدایت ہے"

اس آیت سے حج کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ امت محمدی سے پہلے آنے والے پیغمبروں کی امتوں کے لیے بیت اللہ کے حج کو بابرکت قرار دیا گیا تھا اور یہ سلسلہ تب سے اب تک چلتا آ رہا ہے۔

3- حج کی اشاعت

"تو تم باآواز بلند حج کی دعوت دو"

قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حج کا عمل خدا تعالیٰ کو کس قدر محبوب ہے کہ اس کی اشاعت و دعوت کا حکم دیا جا رہا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ اللہ کے بندے اس کے فیض سے فیض یاب ہو سکیں

4- حج کا اجر

"حج اور عمرہ اللہ تعالیٰ کے لیے ادا کرو"

"تاکہ وہ اپنے فوائد پائیں"

مندرجہ بالا آیات سے اس بات کا اندازہ بخوبی لگایا

جا سکتا ہے کہ حج کی ادائیگی سے خدا کی خوشنودی اور بے انتہا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

احادیث کی روشنی میں حج کی اہمیت

1۔ حج کو جلد سے جلد ادا کرنے کی تلقین:

"تم میں سے جو حج کا ارادہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اسے جلد سے جلد ادا کرے"

اس حدیثِ نبوی سے حج کی ادائیگی کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ رسولؐ نے اسے جتنا جلدی ہو سکے ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

2۔ دائرہ اسلام میں رہنے کی شرط

"اگر تم سے کوئی زادِ راہ اور سواری رکھتا ہو۔ اس کے باوجود بیت اللہ کا حج نہ کرے تو چاہے وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی"

صاحبِ استطاعت شخص کے لیے حج کی ادائیگی اولین ترجیح ہونی چاہیے

3۔ حج کا اجر

"حج اور عمرہ انسان کو اس طرح پاک صاف کر دیتے ہیں جیسے آگ سونے اور چاندی کو کھوٹ اور میل سے پاک صاف کر دیتی ہے"

حج کی ادائیگی سے انسان کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

4- جنت کا حصول

"حجِ مقبول کا صلہ جنت کے سوا کچھ نہیں"

حج کے تمام فرائض صحیح طرح سے ادا کرنے سے انسان جنت کا مستحق بن جاتا ہے۔

5- جہاد کا ثواب

"بوڑھوں، کمزوروں اور بچوں کے لیے
حج کرنے کا ثواب جہاد کے برابر ہوگا"

ایسے لوگ جو جہاد میں حصہ لینے سے قاصر ہوں مگر حج کریں ان کو جہاد کے مساوی ہی ثواب ملے گا

حج کے روحانی فوائد

1- تقویٰ کا حصول

جب ایک مسلمان کعبہ کا طواف کرتا ہے تو خانہ کعبہ کی قربت اور ہیبت اس کے دل میں اللہ کا ڈر پیدا کر دیتی ہے

2- ضبطِ نفس

حج کے دوران انسان ہر قسم کے گناہوں سے

CamScanner

اجتناب کرتا ہے جس سے اس میں ضبطِ نفس کی خصوصیت پیدا ہو جاتی ہے۔

3- مال کی محبت میں کمی

حج کے دوران قربانی کرنے اور حج کے سفر کے اخراجات اٹھانے سے انسان کے دل میں مال سے زیادہ خدا کی خوشنودی کے حصول کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

4- اللہ کے نیک بندوں کی پیروی

حج کے دوران جب مسلمان حضرت حاجرہ، حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کی ادا کی ہوئی سنت ادا کرتا ہے تو اس کے اندر اللہ کے نیک بندوں میں شمار ہونے کی خواہش زور پکڑ لیتی ہے۔ اور وہ نیک انسان بننے کی طرف سفر شروع کر دیتا ہے

5- تزکیہ نفس

حدیث شریف ہے

"جس شخص نے حج کیا اور ہر قسم کے فسق سے پاک رہا وہ ایسا ہو کر لوٹے گا جیسے اسکی ماں نے ابھی ابھی جنم دیا ہو"

یعنی اسکے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے اور اسکی نفس سے گناہوں کا بوجھ صاف ہو جائے گا

حج کے اخلاقی فوائد

1- تنظیم و ضبط:

جب ایک مسلمان حج کے تمام فرائض اور سنت ایک خاص وقت پر ایک خاص طریقے سے ادا کرتا ہے تو اس کے اندر نظم و ضبط کی تربیت کا آغاز ہو جاتا ہے۔

2- عفو و درگزر:

حج کے دوران انسان اللہ کو راضی کرنے کے لیے کوشاں ہوتا ہے تو وہ اس عمل کے دوران پیش آنے والے چھوٹے موٹے واقعات کو درگزر کرتا ہے جس سے اسکی اخلاقی تربیت ہوتی ہے۔

3- سادگی

دورانِ حج حاجی حضرات صرف ایک سفید کپڑے 'احرام' میں ملبوس ہوتے ہیں۔ جس سے انسان کو سادگی کا سبق ملتا ہے۔

4- باطنی صفائی / طہارت

دوران حج حاجی حضرات اپنی باطنی طہارت کا خاص خیال رکھتے ہیں جس سے ان کی اخلاقی تربیت ہوتی ہے۔

CS CamScanner

حج کے اجتماعی فوائد

1- بھائی چارے کی فضاء

حج کے دوران مختلف علاقوں سے آئے لوگ ایک ساتھ حج ادا کرتے ہیں اور وقت آنے پر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں جس سے بھائی چارے کا جذبہ فروغ پاتا ہے۔

2- وحدت ملی کا جذبہ

تمام مسلمان ممالک سے آئے لوگ بناء کسی قوم و جغرافیہ کی پابندی کے ایک ہی جیسے لباس میں ملبوس ہو کر ایک واحد ملت اسلام کا منظر پیش کرتے ہیں۔

3- مسلمانوں کی سیاسی قوت کا مظاہرہ

تمام ممالک اسلام کے لوگوں کا یہ اتحاد ایک بین الاقوامی سطح پر ایک پیغام بھیجتا ہے کہ مسلمان ایک ہیں اور وقت آنے پر متحد ہو کر ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے

4- اقتصادی فوائد

حج کے موقع پر مکہ اور مدینہ عالمی منڈی بن جاتے ہیں اور دنیا کے ہر کونے سے آئے مسلمانوں کو اپنے علاقے کی اشیاء کی تجارت کا موقع ملتا ہے۔

5- علمی فوائد

مختلف علاقوں سے آئے مسلمانوں کے آپس میں ملنے سے

دنیا کے ہر کونے کے تہذیب و تمدن سے متعلق معلومات ملتی ہیں

حرف آخر

حج اسلامی عبادات میں ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ حیثیت قرآن اور حدیث کی روشنی میں بخوبی واضح ہے۔ حج کی یہ اہمیت اسکے مسلمانوں کی مرکزی اخلاقی، روحانی اور سماجی حیثیت کو بہتر بنانے میں اسکے کردار سے بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔

سوال: نبی کریم پیغمبرِ امن و سلامتی ہیں۔ دلائل سے واضح کریں؟

جواب: **تعارف**

اسلام امن و سلامتی کا مذہب ہے۔ حضرت محمدؐ اسلام کی تعلیمات کی جیتی جاگتی تصویر پیش کرتے ہیں۔ لہذا اس بات میں کوئی اچنبا نہیں کہ حضورؐ کے ہر عمل سے امن و سلامتی کا سبق ملتا ہے۔ ویسے تو حضرت محمدؐ کی حیاتِ مبارکہ ایسے دلائل سے بھرپور ہے جن سے حضورؐ کے پیغمبرِ امن ثابت ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا لیکن وقت کی کمی کے باعث مندرجہ ذیل واقعات کے ذریعے حضرت محمدؐ کے پیغمبرِ امن ہونے کے ثبوت کو کوزے میں بند کرنے کی کوشش کی گئی ہے

نبی کریم پیغمبرِ امن

بچپن سے لے کر آپؐ کے وصال تک ایسے کئی واقعات پیش آئے جو آپؐ کے پیغمبرِ امن ہونے کے گواہ ہیں۔ ان میں سے چیدہ چیدہ واقعات مندرجہ ذیل ہیں

1- حلفِ الفضول

آپؐ ابھی لڑکپن میں ہی تھے کہ آپؐ حلفِ الفضول نامی معاہدے میں شریک ہوئے۔ یہ معاہدہ زبیر بن عبدالمطلب کی بھاگ دوڑ کے نتیجے میں ہوا۔ اس معاہدے کے ذریعے قریش کے کچھ قبائل نے زیادتی ہونے

کی صورت میں مکہ میں تجارت کی غرض سے
آکر رہنے تاجر حضرات کے دفاع کا فیصلہ کیا۔ حضور ﷺ
کی کم عمر ہونے کے باوجود اس معاہدے میں شرکت
ان کی کوششوں میں بڑھ چڑھ کر شرکت کرنے کا
ثبوت ہے۔

2۔ حجرِ اسود کی تنصیب

مکہ میں خانہ کعبہ
کی تعمیر نو کا فیصلہ کیا گیا۔ جب حجرِ اسود کو
خانہ کعبہ میں نصب کرنے کی باری آئی تو
عرب قبائل میں پھوٹ پڑ گئی۔ بات جھگڑے
تک جا پہنچی۔ ایسے موقع پر حضرت محمد ﷺ نے
تجویز دی کہ حجرِ اسود کو ایک کپڑے میں رکھ کر
چاروں کونے مختلف قبائل کے سرداران کے ہاتھ
میں دے دیا جائے۔ اس طرح یہ مسئلہ بھی
پر امن طریقے سے حل ہو گیا۔

3۔ بیعت عقبہ اول اور دوم

حضرت شبلی نعمانی اپنی
کتاب سیرت النبی میں بیان کرتے ہیں کہ
یثرب سے مختلف گروہ مکہ میں تجارت
کی غرض سے آتے تھے۔ آپ ﷺ نے آنے والے
ایک ایسے ہی گروہ کو اسلام کی دعوت دی۔
اور حضرت مصعب بن عمیرؓ کو ان کی تعلیم
کے لیے ان کے ہمراہ روانہ کیا۔ اہلِ یثرب
حضور ﷺ کی تعلیمات سے شدید متاثر ہوئے

یثرب
اور آپ کو مدینہ آنے کی دعوت دی۔ حضورؐ نے مکہ کی جانب ہجرت کر کے اہلِ مکہ سے لڑائی سے اجتناب کیا اور امن کی راہ ہموار کی۔

۱۱۔ اہلِ مکہ کے ظلم و ستم کو برداشت کرنا

اہلِ مکہ نے آپؐ کے اعلانِ نبوت کے اور آپؐ کا جینا دوبھر کر دیا۔ آپؐ مکہ کے لوگوں کے ظلم و ستم کو چپ چاپ برداشت کرتے رہے۔ رحمت للعالمین میں مولانا وحید الدین خان بیان کرتے ہیں کہ اہلِ مکہ نے آپؐ کے راستے میں کوڑا ڈالنے سے لے کر آپؐ کے اوپر دورانِ عبادت غلاظت ڈالنے تک ہر طرح سے آپؐ کو اذیت دی۔ مگر آپؐ نے کبھی بھی اینٹ کا جواب پتھر سے نہ دیا۔ یہ بات ان کے پیغمبرِ امن ہونے کا ثبوت ہے۔

فریدا جے تن مارن مکیاں انہاں نہ ماریں گھم
آپنے گھر جائیے، پیر انہاں دے چم

۱۲۔ ہجرتِ حبشہ

جب مسلمانوں پر ہونے والا ظلم حد سے تجاوز کر گیا تو بجائے ظلم و جنگ کو فروغ دینے کے حضورؐ نے مسلمانوں کو حبشہ کی جانب ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ ہجرتِ حبشہ کا واقعہ اس بات کا گواہ ہے کہ مسلمانوں نے بے انتہا ظلم سہنے کے باوجود بھی کفار سے جنگ کی بجائے امن کو ترجیح دی۔

6- شعب ابی طالب کا واقعہ

جب کفار کا ظلم اپنی حد سے بڑھ گیا تو مسلمانوں کے پاس مکہ سے باہر ایک گھاٹی میں جا کر رہنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا. مسلمان تین سال وہاں بنا کسی تجارت یا امداد کے رہے. قریش مکہ نے مسلمانوں کے لیے جینا ہر طرح سے مشکل بنا دیا اس کے باوجود بھی مسلمانوں نے جنگ کی بجائے امن کو ترجیح دی

7- ~~ہجرت مدینہ~~ سفرِ طائف

رسالت النبی میں محمد اسلم ندوی واقعہ طائف کا تفصیلاً ذکر کرتے ہیں: حضورؐ نے اسلام کی اشاعت کے لیے مکہ عرب سے طائف کا سفر کیا. مگر اہلِ مکہ کی ناراضگی کے خوف سے اہلِ طائف نے حضورؐ کی دعوت کو ٹھکرا دیا اور کچھ اوباش لوگ حضورؐ کو پتھر مارنے لگے. جس سے حضورؐ کے جوتے خون سے بھر گئے. اس موقع پر حضرت جبریلؑ آپ کے پاس آئے اور اہلِ طائف کی تباہ و برباد کرنے کی اجازت چاہی حضورؐ نے درگزر سے کام لیا اور ان کے حق میں دعا کی. اس طرح یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بد سے بدتر حالات میں بھی حضورؐ نے امن و سلامتی کو فروغ دیا.

8- ہجرت مدینہ

جب اہلِ مکہ کا ظلم اپنی حد

پر بنیج کیا اور وہ حضورؐ کے خلاف مختلف قتل کی سازشوں میں مشغول ہو گئے تو حضورؐ نے مدینے کی جانب ہجرت کا فیصلہ کیا اور جنگ کی بجائے امن کو ترجیح دی

۹۔ میثاقِ مدینہ

مولانا شبلی نعمانی رحمہ

سیرت النبی میں بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے مدینہ جانے کے بعد اوس اور خزرج قبائل میں صلح کروائی۔ مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات کا رشتہ قائم کیا اور مدینہ میں رہنے والے تمام قبائل بشمول یہودی قبائل کے ساتھ میثاقِ مدینہ کیا۔ جس سے مدینہ پر بیرونِ علاقہ کے قبائل سے حملہ ہونے کے امکانات کم ہو گئے۔ اور امن و سلامتی کو فروغ ملا

۱۰۔ غزوات میں امن کو ترجیح

غزوات الرسول میں امن

کثیر بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے جنگ کے نظریے کو بدل کر رکھ دیا۔ اور یہ کہ قتل و غارت کے فتنہ اور فساد کو ختم کرنے کے لیے جنگ کرنا جائز قرار دیا۔ کسی بھی قوم سے جنگ کرنے سے قبل بھی حضورؐ پہلے انہیں صلح کی دعوت دیتے تھے۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضورؐ نے جنگی حالات میں بھی امن کو ہی ترجیح دی

۱۱۔ صلح حدیبیہ

6 ہجری میں مسلمانوں نے

عمرہ کی نیت سے مکہ جانے کا ارادہ کیا۔ مکہ والوں کو جب یہ اطلاع ملی تو غلط فہمی کی بنا پر اسے مکہ پر حملہ سمجھ لیا۔ حضورؐ نے لڑائی سے اجتناب کرنے کے لیے اپنے قافلے کا رخ تبدیل کیا۔ اور حدیبیہ کے مقام پر اہلِ مکہ سے ایک معاہدہ کیا۔ جس میں دس سال تک جنگ پر پابندی اور جیسی شرائط شامل تھیں۔ بظاہر یہ معاہدہ مسلمانوں کے خلاف تھا مگر حضورؐ نے امن کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس معاہدہ کو قبول کر لیا۔

12- مختلف بادشاہوں کو خطوط

صلح حدیبیہ کے ذریعے قائم ہونے والے امن کی وجہ سے مسلمانوں کو دفاع سے ہٹ کر دوسرے معاملات پر توجہ دینے کا موقع ملا۔ حضورؐ نے مختلف سلطنتوں کے بادشاہوں کو خطوط ارسال کر کے اسلام کی دعوت دی اور جنگ کی بجائے پُرامن طریقے سے اسلام کی اشاعت کی کوشش کی۔

13- فتح مکہ

الرحیق المختوم میں مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری لکھتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر حضورؐ اہلِ قریش سے جیسا سلوک چاہتے کر سکتے تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے حضورؐ کو اذیت دینے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا تھا۔ اس کے باوجود حضورؐ نے اہل

مکہ کے لیے عام معافی کا اعلان کیا۔

14- عام الوفود

۹ ہجری میں حضورؐ نے کئی وفود کی مہمان نوازی کی۔ دنیا کے مختلف لوگوں سے آئے وفود کو اسلام کی پرامن طریقے سے دعوت دی گئی۔ فتح مکہ کے بعد مسلمان طاقت قوم کی صورت اختیار کر گئے تھے مگر اسکے باوجود بھی حضورؐ نے پرامن طریقے سے ہی اسلام کی اشاعت پر زور دیا۔

حاصلِ کلام

مندرجہ بالا واقعات کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضورؐ نے ہر ممکن طریقے سے امن و سلامتی کے فروغ کے لیے کام کیا۔ چاہے اس کے لیے آپؐ کو لہولہان ہونا پڑا یا پھر اپنے بدترین دشمنوں کو معاف کرنا پڑا۔ حضرت محمدؐ کی زندگی آنے والے تمام انسانوں کے لیے امن و سلامتی کا بہترین نمونہ ہے۔